معجز سنبھلی

امامِ عصر سے

خلوت نشیں ہے پردۂ غیبت تیرے بغیر
دنیا پہ آرہی ہے اک آفت تیرے بغیر

طوفان میں ہے کشتیٔ ملت تیرے بغیر
تکتا ہے ایک ایک کی صورت تیرے بغیر

گر آرہی ہے ساتھ قیامت تو فکر کیا
یوں بھی تو ہورہی قیامت تیر بغیر

یوں بھی قدم قدم پہ ہے خطروں کا سامنا
یوں بھی تو حادثوں کی ہے کثرت تیرے بغیر

یوں بھی تو ہو رہی ہیں گریباں کی دھجیاں
یوں بھی ہے چاک دامن غیرت تیرے بغیر

بڑھتا ہی جارہا ہے زمانہ کا اضطراب
کوئی نہیں سکون کی صورت تیرے بغیر

ظلمت بدوش آج ہے ہر گوشۂ جہاں
اے آفتاب برج رسالت تیرے بغیر

محسوس ہورہا ہے نہ بدلے گی اب کبھی
دنیا کے انتشار کی حالت تیرے بغیر

ہے کشمکش کا دور الٹ دے نقاب کو
وجہ سکوں نہیں کوئی ساعت تیرے بغیر

معجزؔ سے پُرگناہ کی میدان حشر میں
کوئی نہ کرسکے گا ضمانت تیرے بغیر